دوکان پر کوئی شخص چیز رکھ کر بھول گیا، تو اب کیا حکم ہے؟

ریفرنس نمبر: Sar 7071

تاریخ: 21-09-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے پاس دوکان میں کوئی کسٹمر مال خریدنے آیااورکسی وجہ سے اپنی کوئی چیز ہمارے پاس رکھواگیاکہ میں آگے کسی اوردوکان سے کوئی دوسری چیز خرید کرلاتاہوں، آپ اسے اپنے پاس رکھ لیں، توہم اس کی وہ چیز اپنے پاس رکھ لیتے ہیں، ان میں سے بعض لوگ تو واپس اپنی چیز لے جاتے ہیں، لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ پھر واپس ہی نہیں آتے، سمجھ میں یہی آتا ہے کہ وہ بھول جاتے ہوں گے یاپھر کسی دوسرے کام کی غرض سے دور نکل جاتے ہوں گے اور پھر واپس آنے کی تکلیف نہ کی۔اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں بھی علم نہیں ہوتا کہ وہ شخص کون تھا، کہاں کا رہنے والا تھا۔توایسی صورت میں ہم دوکانداراس چیز کا کیا کریں؟وہ چیز بعض اوقات ایسی بھی ہوتی ہے کہ جلد خراب ہوجائے گی، اس کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔جیسے پھل یاسبزی وغیرہ کہ یہ اگرایک دودن تک دوکان میں پڑی رہے، توخراب ہوجاتی ہے۔توہمیں بتائیں کہ اس کا کیا کریں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دریافت کی گئی صورت میں اس چیز کی شرعی حیثیت ودیعت(امانت) کی ہے اورودیعت(امانت) کاحکمِ شرعی یہ ہے کہ اگر چیز کامالک نہ ملے اورنہ ہی اس کے بارے میں معلوم ہوسکے کہ کہاں سے آیا تھا، کہاں کا رہنے والا ہے اورزندہ بھی ہے یافوت ہوچکا ہے، تو اس چیز کی ہمیشہ حفاظت کرنی ہوگی کہ اسے صدقہ بھی نہیں کرسکتے، ہاں اگروہ چیز جلد خراب ہونے والی ہو، تواسے فروخت کرکے اس کی قیمت اپنے پاس محفوظ رکھی جاسکتی ہے اوراگرمالک آجائے، تواسے یااس کے فوت ہونے کا علم ہونے کی صورت میں اس کے ورثاء کووہ چیز دے دیں۔

ودیعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:”تسلیط الغیر علی حفظ مالہ صریحااو دلالۃ......(ورکنھا الإیجاب صریحا)کأودعتک(اوکنایۃ) ...... (أو

فعلا) كما لو وضع ثوبه بين يدى رجل ولم يقل شيئا فهو إيداع (والقبول من المودع صريحا) كقبلت (أو دلالة) كما لو سكت عند وضعه فإنه قبول دلالة كوضع ثيابه فی حمام بمرأى من الثيابی ملتقطاً "ترجمہ: کسی کو صراحتاً یا دلالۃً اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کرنا ودیعت کہلاتا ہے.....اس کا رکن ہے ایجاب کا ہونا، چاہے صراحتاً ہو مثلاً یوں کہے میں نے تمہیں ودیعت دی، یا کنایۃً ہو......یا فعلاً ہو جیسے کسی شخص کے سامنے (حفاظت میں دینے کے طور پر) اپنا کپڑا رکھا اور کچھ نہ کہا تو یہ ایداع ہے (یعنی امانت رکھوانا ہے) اور (دوسرا رکن ہے) قبول کا پایا جانا، چاہے صراحتاً ہو مثلاً وہ یوں کہے کہ میں نے ودیعت قبول کی یا دلالۃً ہو مثلاً کسی کے سامنے (حفاظت میں دینے کے طور پر) کوئی چیز رکھی تو وہ خاموش رہا تو یہ دلالۃً قبول کرنا ہے۔ جیسے حمام میں لباس کے منتظم کے سامنے کپڑے رکھنا۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الایداع، ج08، ص526، مطبوعہ کوئٹہ)

مالک نہ ملنے کی صورت میں مالِ ودیعت کے بارے میں فتاوی عالمگیری میں ہے: "غاب المودع ولا يدرى حياته ولا مماته يحفظها ابدا حتى يعلم بموته و ورثته، كذا فى الوجيز للكردرى و لا يتصدق بها بخلاف اللقطة "ترجمہ: ودیعت رکھنے والا غائب ہو گیا اور معلوم نہیں زندہ ہے یا مر گیا، تو ودیعت (امانت) کو ہمیشہ محفوظ ہی رکھنا ہوگا، یہاں تک کہ اس کی موت اور ورثاء کا علم ہو جائے جیسا کہ الوجیز للکردری میں ہے۔ ودیعت کو صدقہ نہیں کر سکتا بخلاف لقطہ کے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الودیعۃ، الباب السابع فی رد الودیعۃ، ج4، ص354، مطبوعہ کوئٹہ)

اور جلد خراب ہونے والی چیز کے بارے میں محیط برہانی میں ہے: "إذا كانت الوديعة شيئا يخاف عليه الفساد، وصاحب الوديعة غائب، فإن رفع المودع الأمر إلى القاضى حتى يبيعه جاز وهو الأولى، وإن لم يرفع حتى فسدت، لا ضمان عليه، لأنه حفظ الوديعة على ما أمر به "ترجمہ: اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ جس کے رکھنے سے اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور مالک ودیعت غائب (موجود نہیں) ہے، تو پھر اگر مودع یعنی جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے وہ اسے بیچنے کے لیے قاضی تک معاملہ لے جائے، تو یہ جائز ہے اور یہی اولیٰ ہے اور اگر ایسا نہ کیا گیا یہاں تک کہ وہ چیز خراب ہو گئی، تو تاوان لازم نہیں آئے گا، کیونکہ اس نے ودیعت کی حفاظت اسی طریقے پر کی ہے جس کا اسے حکم دیا گیا تھا۔ (محیط برھانی، کتاب الودیعۃ، الفصل الرابع، ج08، ص296، مطبوعہ مکتبہ ادارۃ القرآن)

اور قاضی نہ ہونے کی صورت میں خود ہی فروخت کرکے رقم محفوظ کرنے کے بارے میں فتاوی عالمگیری میں ہے:”وإن لم یکن فی البلد قاض باعھا وحفظ ثمنھا لصاحبھا، کذا فی السراج الوھاج“ترجمہ:اوراگرکسی شہر میں قاضی نہ ہوتووہ خود اس کو بیچ کر اس کی قیمت مالک کے لیے محفوظ رکھے،جیسا کہ السراج الوہاج میں ہے۔

(فتاوی ھندیه، کتاب الودیعة، الباب الرابع، ج04، ص344، مطبوعه کوئٹه)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الفیضان عرفان احمدمدنی

03صفر المظفر1442ھ/21ستمبر2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمدقاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے